بچوں کی دینی و قومی شناخت کی حفاظت کرنا ایک امانت ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْأَوْلَادَ نِعْمَةً لِوَالِدِيهِمْ، وَأَنَاطَ بِهِمْ مَسْؤُولِيَّةَ تَرْبِيَتِهِمْ، وَحَمَّلَهُمْ أَمَانَةَ صَوْنِ هُوِيَّتِهِمْ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى الْقَائِلِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾[1]..

برادرانِ ایمان، میرے عزیز ساتھیو! اللہ رب العزت نے اپنے بندوں پر ایک فضل واحسان فرمایا ہے، اور ایک نعمت سے انہیں سرفراز فرمایا ہے، اور وہ کیا ہی عظیم نعمت ہے، جو بلاشبہ اولاد کی نعمت ہے، اور ایک ایسے رب کی طرف سے ہے، جو بہت بڑا ہے، جس کی شان بہت اونچی ہے، اسی کا فرمانِ عظیم ہے: ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ﴾[2]، "اور وہ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے"، چنانچہ اس نعمتِ خداوندی کی حفاظت و دیکھ بھال ایک ذمہ داری بھی ہے، اور اس کے حقوق کی ادائیگی ایک شرعی فریضہ بھی ہے، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا»[3]، "اور بے شک تمہاری اولاد کا بھی تم پر ایک حق ہے"، چنانچہ اولاد کا ہم پر سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ہم ان کی اچھی تربیت کریں، ان کو مضبوط شخصیت اور دینی و قومی شناخت کا حامل بنائیں، یہ ہمارا دینی فریضہ بھی

ہے اور قومی ذمہ داری بھی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ﴾[4]، "تو جس پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ اپنی امانت ٹھیک ٹھیک ادا کرے".

میرے بھائیو! انسان کی شناخت اور اس کی پہچان درحقیقت اس میں پائی جانے والی وہ صفات ہیں، جو کسی انسان کی حقیقت اور اس کی اصل کو ظاہر کرتی ہیں، اس کے اندر ایسے اَخلاق و اَقدار کو اجاگر کرتی ہیں جو اسے دوسروں سے نمایاں اور ممتاز بنائیں، اس لیے والدین پر یہ بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچپن ہی سے اپنے بچوں کے اندر اَخلاقِ حسنہ کے بیج بوئیں، ان کی تربیت کی بنیاد ہی اَعلیٰ اَقدار پر اُستوار کریں، کیونکہ چھوٹے بچوں کے ذہن پاک صاف اور سفید چمکتے صفحات کی مانند ہوتے ہیں، لہذا بچوں کی ابتدائی عمر میں آپ ان کے پاکیزہ اذہان میں جیسی شناخت نقش کریں گے وہی ان کی اصل پہچان بنے گی، ایک عالم نے کیا خوب کہا ہے، ذرا ان کی بات میں غور و فکر کریں، وہ فرماتے ہیں: "بچہ اپنے والدین کے پاس ایک امانت ہے، اس کا پاکیزہ دل ایک قیمتی موتی کی طرح ہے، جو ہر نقش اور تصویر سے خالی ہوتا ہے، اس پر جو نقش بھی ثَبت کیا جائے، وہ اسے قبول کرلیتا ہے"، لہذا میرے بھائیو، ان پاکیزہ دلوں میں شناخت کی جو پہلی بنیاد نقش کرنی چاہیے، وہ ہمارے ایمانی اَقدار ہیں، کیونکہ یہی وہ روشن چراغ ہے جو انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کی راہ دکھاتا ہے، لہٰذا اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ رب العزت پر ایمان کو راسخ کریں، ان کے قلوب میں اپنے خالق و مالک کی عبادت کا شوق پیدا کریں، ان کے نفوس میں رب رحیم کی کامل اطاعت کا جذبہ بیدار کریں، اپنے بچوں کو ویسے ہی نصیحت کریں جیسے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی اور فرمایا تھا: ﴿يَا بُنَيَّ

﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ﴾[5]، اے میرے بیٹے نماز قائم کرو!، اسی طرح ذرا غور فرمائیں کہ جنابِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح شفقت و محبت سے بچوں کی تربیت فرماتے، کیسے ان کے دلوں میں ایمان کی پختگی پیدا فرماتے، کیسے ان کے قلوب میں ربِ رحمن پر اعتماد و توکل مضبوط فرماتے، کیسے ان کو یہ تعلیم دیتے کہ ہر وقت ہر جگہ ہر گھڑی صرف اللہ ہی کو پکاریں، صرف اسی قادرِ مطلق سے فریاد کریں، صرف اسی رب قدیر سے مدد مانگیں، چنانچہ آپ علیہ السلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: «يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ؛ احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ»[6]، اے لڑکے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تم اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تم مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو.

میرے بھائیو! انسان کی نمایاں خصوصیات اور اس کی عمدہ شناخت کی ایک بنیاد اس کی زبان میں مہارت اور گفتگو پر دسترس حاصل ہونا بھی ہے، لہٰذا اپنے بچوں کو عربی زبان سکھائیں، کیونکہ یہ زبان ان کے دین کی زبان ہے، ان کے اسلامی ورثے کی محافظ و امین ہے، کیا آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہیں سنا؟ "تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ"[7]، عربی زبان سیکھو، چنانچہ یہ زبان ہمارے رب کریم کی منتخب کردہ زبان ہے، اور اسی زبان میں اللہ رب العزت نے اپنا کلام پاک نازل فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ﴾[8]، "ایسی عربی زبان میں اترا ہے جو پیغام کو واضح کر دینے والی ہے". علاوہ ازیں عربی زبان سے اماراتی لہجے تک یہ سب ہماری قومی شناخت کا حصہ

ہے، جو ہمارے زمانہِ حال کو اس کی تاریخی بنیادوں سے جوڑتا ہے، ہمارے حاضر کو ہمارے ماضی کی یادوں سے ملاتا ہے، اس لیے اس اماراتی لہجے کی حفاظت کریں، اپنے بچوں کے دلوں میں اسے سیکھنے کا شوق و شغف پیدا کریں، کیونکہ جو انسان اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے وہ اپنی پہچان اور شناخت کو برقرار رکھتا ہے اور اسے ضائع ہونے نہیں دیتا.

میرے بھائیو! انسان کی نمایاں پہچان میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنی قومی اَقدار کو تھامے رکھے، چنانچہ ہر ایک کے ساتھ احترام کا برتاؤ کرے، ہر کسی کے ساتھ عاجزی و انکساری سے پیش آئے، ایک ذمہ دار انسان اور قابلِ بھروسہ شہری ہونے کا مظاہرہ کرے، اپنے معاشرے کے ساتھ باہمی اتحاد و یگانگت اختیار کرے، ایک اچھا انسان ہونے کے ناطے پوری انسانیت کے ساتھ خیر و بھلائی کی سوچ رکھے، اور اِن اَعلیٰ دینی و ملّی اَقدار سے خود بھی وابستہ رہے اور اپنے بچوں کو بھی ان کا عادی بنائے، نبی مکرم، رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «الْخَيْرُ عَادَةٌ»[9]، "خیر و بھلائی انسان کی فطرت عادت ہے"، چنانچہ انسان کا نفس بار بار اپنی اصل کی طرف لوٹتا ہے، اور اپنی فطرت کے مطابق خیر و بھلائی کے کاموں میں ڈھلنے کی کوشش کرتا ہے، لہذا اپنے بچوں کی تربیت اچھے اخلاق پر استوار کیجیے، اور شیخ زاید رحمہ اللہ کا یہ قول یاد رکھیں کہ: عمدہ اخلاق اور اچھے برتاؤ کے بغیر قومیں اپنی نسلوں کی تعمیر نہیں کر سکتیں، اور نہ ہی اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکتی ہیں، قوموں کی تہذیب و ترقی علم اور اچھے اخلاق ہی سے جڑی ہے.

اے معزز حضراتِ والدین! اپنے بچوں کے دلوں میں اپنے وطن کی سچی محبت پیدا کریں، انہیں اماراتی معاشرے کی عمدہ عادات و اَخلاق سکھائیں، انہیں اپنے ثقافتی ورثے سے ہم آہنگ کریں، چنانچہ اس

کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے گھروں میں علمی و آگہی نشستوں کا انعقاد کریں، خاندان کے بزرگوں اور بڑوں کو اپنی محفلوں کی رونق بنائیں، ان سے اپنی دینی و قومی اَقدار سیکھیں، اور اپنے بچوں کو دوسروں کے ساتھ رحمدلی اور عفو و درگزر کرنے کی تعلیم دیں، اپنی قومی اور ثقافتی شناخت کا احترام کرنا سکھائیں، انہیں اپنے ساتھ مسجد لے کر جائیں، قومی عجائب گھروں کی سیر کرائیں، بچے کوئی بات کریں تو ان کی بات کو توجہ سے سنیں، ان کے ذہن اور سوچ کو سمجھنے کی کوشش کریں، تاکہ آپ کے بچے مضبوط اور پختہ شخصیت کے مالک بنیں، جو اپنے وطن پر فخر کرنے والے ہوں، جو اس ڈیجیٹل دور میں ایک متوازن مزاج و طبیعت کے حامل ہوں، جو نہ تو بالکل ہی دنیا سے الگ تھلگ ہو کر کنارہ کشی کی زندگی اختیار کر لیں، اور نہ ہی ایسے بے لگام و آزادانہ افکار و نظریات اپنا لیں کہ اپنی شناخت ہی کھو بیٹھیں، لہٰذا ان کی تربیت ایسی کریں کہ وہ اعتدال پسندی اور میانہ روی اختیار کرنے والے ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾[10]، "بلکہ ان کا طریقہ اس (افراط و تفریط) کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہے".

اسی طرح اپنے بچوں کے دلوں میں وطن عزیز متحدہ عرب امارات کی حکیمانہ قیادت کے ساتھ سچی وفاداری کا جذبہ پیدا کریں، اور رب تعالیٰ کے اس فرمان کو پیش نظر رکھیں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[11].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: اپنے بچوں کی دینی وقومی شناخت پر فخر کرنے والو: اپنے بچوں کو یہ تعلیم دیں کہ وہ وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات کے شاندار اور جراتمندانہ ماضی کو اپنے لیے فخر واعزاز جانیں، انہیں وطنِ عزیز کے ان جوانوں اور عظیم شخصیات کے کارنامے سنائیں، جنہوں نے اس سرزمین کی حفاظت کی، قومی حُصولیابیوں کا تحفظ کیا، ملکی وسائل کی حفاظت کی، ہر پلیٹ فارم پر اپنے وطن کا دفاع کیا، جنہوں نے اپنے لَہُو سے اس مٹی کو سیراب کیا، اس کے امن وامان کی خاطر اپنا خون پسینہ ایک کیا، تو میرے بھائیو، اپنے بچوں کو یہ باتیں بتائیں تاکہ ان کے اندر بھی اپنے وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات کی خاطر اپنا تَن مَن دَھن نچھاور کرنے کا جذبہ بیدار ہو، اور وہ اس کے امن وامان کے تحفظ کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں، اسی طرح انہیں مضبوط عزم اور غیر متزلزل ارادوں پر قائم رہنے کی تربیت دیں، تاکہ وہ ایک مضبوط اور ایسی باہمت نسل کے طور پر اُبھر کر سامنے آئیں، جو مصائب ومشکلات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں، اور کسی دشواری سے خوفزدہ نہ ہوتے ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ»[12]، "طاقتور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور محبوب ہے".

تو میرے بھائیو، یہ ہیں وہ ملی وقومی شناخت کی اصل بنیادیں، جن میں اپنے دین پر فخر اور عمدہ اَخلاق و اَطوار سے وابستگی شامل ہے، اپنی دینی وقومی زبان کی حفاظت اور اپنے وطن کی تاریخ کا علم شامل ہے، اسی طرح اپنی حکیمانہ قیادت کا احترام اور وطن سے سچی محبت ہماری پہچان کی بنیادوں میں شامل ہیں،

لہذا جو بھی اپنی اولاد کے دلوں میں ان اقدار کو راسخ کرتا ہے، وہ دراصل ایک بہترین نسل کی تعمیر کرتا ہے، اپنی ذمہ داری نبھانے کا حق ادا کرتا ہے، اور اپنے وطن کے لیے زیادہ محفوظ اور خوشحال مستقبل کی بنیاد رکھتا ہے.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ امْلَأْ قُلُوبَنَا وَقُلُوبَ أَوْلَادِنَا مَحَبَّةً لِوَطَنِنَا، وَوَفِّقْنَا لِلتَّمَسُّكِ بِهُوِيَّتِنَا، وَالِاعْتِزَازِ بِدِينِنَا وَقِيَمِنَا، وَالْمُحَافَظَةِ عَلَى حَمِيدِ عَادَاتِنَا، وَأَصِيلِ مَوْرُوثِنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ جَوَامِعَ الْخَيْرِ، وَمَعَاقِدَ الْبِرِّ، وَخَزَائِنَ فَضْلِكَ، وَسَعَةَ عَفْوِكَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيْخَ مُحَمَّد بن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) الحشر: 18.
(2) الشورى: 49.
(3) مسلم: 1159.
(4) البقرة: 283.
(5) لقمان: 17.
(6) الترمذي: 2516.
(7) السنن الكبير للبيهقي: 2306.
(8) الشعراء: 195.
(9) صحيح ابن حبان: 4644، وابن ماجه: 221.
(10) الفرقان: 67.
(11) النساء: 59.
(12) مسلم: 2664.